دستاویزات کی روشنی میں

بقیع کی تخریب اور تعمیر نو

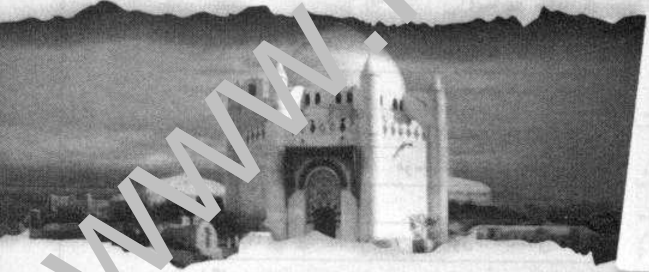

تحریر: سیّد علی قاضی عسکر

www.ketab.ir

سرشناسه : قاضی عسکر، سید علی. ۱۳۲۵ -
عنوان قراردادی : تخریب و بازسازی بقیع به روایت اسناد. اردو
عنوان و نام‌پدیداور: بقیع کی تخریب اور تعمیر نو دستاویزات کی روشنی میں / تحریر : قاضی عسکر؛ مترجم: سید ضیغم عباس همدانی.
مشخصات نشر : تهران، مشعر، ۱۳۹۳
مشخصات ظاهری : ۱۷۲ ص.
شابک : 978-964-540-535-7
وضعیت فهرست‌نویسی : فیپا.
یادداشت : اردو.
موضوع : بقیع -- تاریخ -- اسناد و مدارک
موضوع : زیارتگاه‌های اسلامی -- عربستان سعودی -- مدینه
شناسه افزوده : عباس همدانی، سید ضغیم، ۱۳۵۸ -، مترجم
رده‌بندی کنگره : ۱۳۹۳ ۳۰۴۶ت۲ق /۷/ ۲۶۲ BP
رده‌بندی دیویی : ۲۹۷ / ۷۶۳۵
شماره کتابشناسی ملی : ۳۶۱۷۴۰۱

بقیع کی تخریب اور تعمیر نو

دستاویزات کی روشنی میں

تألیف:	سید علی قاضی عسکر
ترجمه:	سید ضیغم عباس همدانی
تدوین:	پژوهشکده حج و زیارت
ناشر:	مؤسسه فرهنگی هنری مشعر
چاپ و صحافی:	چاپخانه مشعر
نوبت چاپ:	اول - تابستان ۱۳۹۴
شمارگان:	۱۰۰۰ نسخه
بها:	۲۵۰۰ تومان

شابک: ۹۷۸-۹۶۴-۵۴۰-۵۳۵-۷ ISBN: 978-964-540-535-7

مراکز پخش و فروشگاه‌های مشعر :

تهران: تلفن: ۰۲۱-۶۴۵۱۲۰۰۳ / **قم:** تلفن: ۰۲۵-۳۷۸۳۸۴۰۰

www.ketab.ir

فہرس

تمہید	۱۲
تاریخ اسلام کا گنجینہ	۱۷
بقیع میں مدفون شخصیات	۲۱
ا۔امام حسن بن علی علیہما السلام:	۲۱
۲۔ - امام زین العابدین علی بن الحسین علیہما السلام:	۲۲
۳۔امام محمد بن علی بن الحسین علیہما السلام:	۲۲
۴۔امام جعفر بن محمد صادق علیہما السلام:	۲۳
عباس بن عبدالمطلب:	۲۳
حضرت فاطمہ بنت اسدؑ:	۲۵
حضرت فاطمہ بنت اسد	۲۵
ابراہیمؑ	[illegible]
حضرت ابراہیمؑ فرزند پیغمبر	[illegible]
بقیع میں مدفون پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج	۲۷
ا۔ام سلمہ:	۲۷
۲۔زینب بنت جحش (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی):	۲۷

۳۔ماریہ قبطیہ: ۲۷
۴۔زینب بنت خزیمہ: ۲۷
۵۔حفصہ بنت عمر بن خطاب: ۲۸
۶۔ام حبیبہ بنت ابوسفیان: ۲۸
۷۔جویریہ بنت حارث: ۲۸
۸۔صفیہ: ۲۸
۹۔سودہ بنت زمعۃ ابن قیس: ۲۹
۱۰۔ریحانہ بنت زید: ۲۹
بقیع میں مدفون پیغمبر ﷺ کی ازواج ۲۹
پیغمبر ﷺ کی پھوپھیوں کی قبریں ۳۰
صفیہ بنت عبدالمطلب: ۳۰
عاتکہ بنت عبدالمطلب: ۳۰
پیغمبر کی پھوپھیوں کی قبریں ۳۰
دیگر بافضیلت خواتین کی قبریں ۳۱
۱۔ام البنین: ۳۱
۲۔حلیمہ سعدیہ: ۳۱
حلیمہ سعدیہ کا مزار ۳۱
بقیع میں مدفون دیگر شخصیات: ۳۲
۱۔ عقیل بن ابو طالب: ۳۲
۲۔عبداللہ بن جعفر: ۳۲
۳۔محمد بن علی، معروف ابن حنفیہ: ۳۳

www.ketab.ir

۴۔ابوسفیان بن حارث:	۳۳
۵۔اسماعیل بن جعفر:	۳۴
۶۔ عثمان بن مظعون:	۳۴
۷۔اسعد بن زرارہ:	۳۴
۸۔ خنیس بن حذافہ:	۳۵
۹۔سعد بن معاذ:	۳۵
۱۰۔عبداللہ بن مسعود:	۳۵
۱۱۔ابوسعید خدری:	۳۶
۱۲۔مقداد بن اسود:	۳۶
۱۳۔ارقم بن ابی ارقم:	۳۶
۱۴۔ حکیم بن حزام:	۳۷
۱۵۔جابر بن عبداللہ:	۳۷
۱۶۔زید بن ثابت:	۳۷
۱۷۔ سہل بن سعد ساعدی:	۳۷
۱۸۔مالک بن انس:	۳۸
۱۹۔نافع المدنی:	۳۸
۲۰۔نافع، شیخ القراء:	۳۸
۲۱۔اسامہ بن زید:	۳۸
۲۲۔زید بن سہل، ابوطلحہ انصاری:	۳۹
۲۳۔حرہ کے شہداء:	۳۹
حرہ میں واقع شہداء کے مزارات	۳۹

www.ketab.ir

بیت الاحزان: ۴۰

حکمرانوں کی بقیع کی طرف توجہ: ۴۰

بقیع کی بارگاہ اور گنبدوں کی تصویر ۴۱

یادگاروں کی مسماری ۴۲

ردّعمل: ۵۰

قومی اسمبلی میں مرحوم آیت اللہ مدرس کی تقریر: ۵۳

علماء اور مراجع عظام کے ٹیلیگراف اور خطوط: ۵۵

دیگر مسلمانوں کا ردّعمل: ۵۶

آرمی چیف کا ردّعمل: ۵۷

ہندوستان کے مسلمانوں کا ردّعمل: ۵۸

ایرانی مہاجرین اور حجاج کے سرپرست: ۵۹

دو نظریات: ۶۱

سعودیوں کے ساتھ عدم تعاون: ۶۲

مجلس خلافت کی تشکیل: ۶۴

حرمین شریفین کمیشن کی تشکیل: ۶۴

حجاز پر عبدالعزیز کا تسلط: ۷۰

سعودی حکومت کا اعلانیہ: ۷۲

حجاز کے سفر پر پابندی: ۷۳

ایرانی حکومت کا اعلانیہ: ۷۴

ایک سازش کا آغاز: ۷۹

حبیب اللہ ہویدا کی تعیناتی: ۸۰

www.ketab.ir

ہویدا کی رپورٹ کا مکمل متن: ۸۵
مقام منیع وزارت جلیلہ امور خارجہ دامت شوکتہ ۸۵
تعمیر نو کے لئے کوششیں: ۹۸
مظفر اعلم کے خط کا جواب: ۱۰۰
سفارت کے پہلے معتمد (سیکریٹری) کی رپورٹ: ۱۰۴
مظفر اعلم کی رپورٹ: ۱۰۶
وزیر خارجہ جناب کاظمی کا جواب: ۱۰۸
مستقل کمیشن برائے حج کے نام بھیجا جانے والا ایک مکتوب: ۱۰۹
دوسرا خط: ۱۱۱
سائبان کی تعمیر روا نہیں: ۱۱۳
امیر عبداللہ فیصل سے مظفر اعلم کی ملاقات: ۱۱۴
وزارت امور خارجہ — سیاسی [illegible] نمبر ۱ ۱۱۴
تعمیر نو کی خبر کے بعد لوگوں کا رد عمل: ۱۱۶
مرحوم آیت اللہ حکیم کا خط: ۱۱۹
آیت اللہ حکیم (قدس سرہ) کے نام مظفر اعلم کا جواب ۱۲۲
متن کے حاشیے میں یوں رقم ہے: ۱۲۶
مرحوم آیت اللہ شہرستانی کے خط کا جواب: ۱۲۶
دربار کے وزیر کا خط: ۱۲۹
سعودی حکومت نے جھوٹ قرار دیا: ۱۳۰
تکذیب نامہ کا متن: ۱۳۵
عربی متن: اشادة قبور ائمة البقیع ۱۳۵

آئمہ علیہم السلام کی قبروں کی تعمیر: ۱۳۶

جناب سید ابراہیم شہرستانی کا خط: ۱۳۶

مظفر اعلم کا جواب: ۱۳۷

بعد میں ہونے والی کوششیں: ۱۳۹

امیر عبداللہ فیصل سے ایک ملاقات: ۱۴۲

سفارت کی کوششوں پر اظہار تشکر: ۱۴۳

وزیر خارجہ سے ایک سوال: ۱۴۴

وزارت امور خارجہ ۱۴۵

وزیر خارجہ سے فرانفر کا ایک سوال: ۱۴۷

مظفر اعلم کی امیر فیصل سے دوبارہ ملاقات: ۱۴۹

انجام کار: ۱۴۹

رپورٹ ۱۶۰

آخری بات: ۱۶۳

تصاویر ۱۶۶

www.ketab.ir

تمہید

خداوند تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمام انسانوں کو اس کرہ ارض کے طول و عرض میں سفر کرنے اور گزشتہ زمانے کے لوگوں کی تاریخ اور آثار سے آشنائی کا حکم فرمایا ہے:

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ۔[۱]

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ ذرا زمین میں سیر کرکے دیکھو کہ تم سے پہلے والوں کا کیا انجام ہوا جن کی اکثریت مشرک تھی۔

دنیا کے تمام اقوام خصوصاً وہ قومیں جو تہذیب و تمدن کے لحاظ سے باقی اقوام کی نسبت زیادہ قداست اور قدامت کی حامل ہیں، ہمیشہ اس کوشش میں رہی ہیں کہ اپنی پرانی تاریخ اور آثار کو محفوظ رکھیں اور ان کی پاسبانی کریں۔

تاریخ اور آثار کی حفاظت دو جہت سے انسانوں کے لئے مفید ہے۔

پہلی جہت یہ ہے کہ اس طرح انسانوں کو خود سے پہلے والوں کے مفید تجربات اور مثبت مثالوں اور نمونوں سے استفادہ کرنے کا موقع

۱۔ روم: ۴۲

www.ketab.ir

ملتا ہے جنہیں وہ مستقبل میں اپنے سفر میں چراغ راہ کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ اس طرح انسان تاریخ میں انسانوں کے تلخ تجربات، پے در پے شکست اور ناکامیوں سے آشنا ہو کر ان تجربات کو دہرانے سے اجتناب کرنے کی سعی و کوشش کرتا ہے۔

قرآن کریم کی توجہ ان دونوں نکات کی طرف رہی ہے کہ ایک طرف لوگوں کو تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے تو دوسری طرف انہیں اپنے تاریخی آثار کی حفاظت کی تلقین کرتا ہے۔ اصحاب کہف کی داستان بیان کرتے ہوئے ایسے مومنین کا ذکر کرتا ہے جنہوں نے ان ایمان دار اور دیندار جوانوں کی یاد کو آفاقیت اور جاودانگی بخشنے کے لئے ان کی قبروں پر مسجد تعمیر کرنے کا مصمم ارادہ کیا۔

قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِداً.[۱]

ترجمہ: اور جو لوگ دوسروں کی رائے پر غالب آئے انہوں نے کہا کہ ہم ان پر مسجد بنائیں گے۔

ایک اور داستان میں ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ کے پاس اپنی بیوی جناب ہاجرہ اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے لئے ایک گھر بناتے ذکر کرتا ہے۔ بعد میں یہی گھر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور جناب ہاجرہ کی جائے دفن میں بدل دیا جاتا ہے جسے خداوند تعالی مقدس قرار دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ حجاج کعبہ کے اطراف میں اس کے گرد بھی طواف کرتے ہیں۔ اس طرح حجر اسماعیل علیہ السلام نے ہمیشہ کے لئے

۱۔ کہف: ۲۱

www.ketab.ir

اس جگہ مدفون ایک ماں، اس کے بیٹے اور چند دیگر لوگوں کی عظیم یاد کو ہمیشگی بخشی اور اسے جاوداں کر دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام یعنی ایک عظیم بت شکن پیغمبر کعبہ کی تعمیر کے دوران ایک پتھر پر کھڑے ہو جاتے ہیں جس پر خدا کی قدرت سے ان کے پاؤں کے نشان رہ جاتے ہیں، اور یہی کچھ اس بات کا باعث بنتا ہے کہ خداوند تعالیٰ اس اہم یادگار کی حفاظت کرے اور لوگوں کو اس کے قریب نماز ادا کرنے کا حکم دے۔ "وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى"

ایک بچہ پیاس کی وجہ سے زمین پر ایڑیاں رگڑتا ہے اور خداوند تعالیٰ اس کی والدہ جناب ہاجرہ کے احساس کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو روانہ کرتا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیوں کے نیچے سے چشمہ زمزم جاری کر دیں اور اس واقعے کو تاریخ کے ایک اہم ترین واقعے کی صورت میں محفوظ کرتا ہے تاکہ کہیں یہ اہم واقعہ لوگوں کے ذہنوں سے نکل نہ جائے۔

قرآن کریم ایسے گھروں کا ذکر کرتا ہے جن میں انبیاء علیہم السلام اور خداوند تعالیٰ کے صالح ترین بندوں نے اپنی زندگیاں گزاریں۔ ایسے گھر جو ان کی طہارت، خلوص نیت اور بزرگی و عظمت کی علامت بن چکے ہیں:

"فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ..."[۱]

۱۔ نور: ۳۶

www.ketab.ir

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال کرنے والے ایک شخص کے جواب میں جس نے پوچھا تھا کہ کیا علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کا گھر بھی انہیں گھروں میں سے ایک ہے، فرمایا: ہاں! ان افضل ترین گھروں میں سے: "نَعَمْ مِنْ أفاضیلِها۔"[۱]

بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج کے دور میں جب مسلمان ان یادگاروں اور خدائی نمونوں سے آشنائی کی خاطر سرزمین وحی الٰہی کی طرف سفر کرتے ہیں، تو انہیں ویران حالت میں پاتے ہیں اور آنسو بہانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ وہ سوچنے لگتے ہیں کہ کس طرح ایک غلط فکر ان قیمتی یادگاروں کی نابودی کا باعث بن سکتی ہے؟ آخر کیا وجہ ہے کہ اہل بیت کی قبروں اور بقیع، احد اور مقبرۃ المعلی میں موجود دیگر گنبد اور بارگاہوں کی تخریب کی گئی؟ آخر کیا بات ہے کہ مدینہ میں امام صادقؑ، امام سجادؑ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر جلیل القدر اصحاب کے گھروں نیز حضرت خدیجہ کبری سلام اللہ علیہا، اور دختر رسولؐ زہرائے بتول کی ولادت کی جائے پیدائش کے کوئی آثار دستیاب نہیں ہیں؟

کیا سبب ہے کہ اسلام کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کی قابل فخر جنگوں اور لڑائیوں کی تمام نشانیاں طاق نسیاں ہو کر رہ گئی ہیں؟

اور تمام "کیوں" اور "کیسے" ایسے سوالات ہیں جن کے جوابات دینے کے لئے کوئی تیار نہیں کیونکہ ان سوالوں کے مخاطبین وہ لوگ ہیں جو توحید کے نمونوں کو شرک کی علامات سمجھتے ہیں اور اس پرانے حربے کے استعمال سے تمام مسلمانوں پر شرک کی تہمت لگاتے ہیں! اور اس

۱۔ تفسیر الدر المنثور: ج۵، ص۵۰

طرح ایک بار پھر دنیا کے سامنے دین کے بارے میں خوارج کے جارحانہ خیالات اور سوچ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ تحریر صرف انتہائی چھوٹے پیمانے پر اس شدت پسند اور پسماندہ فکر کو دنیا کے سامنے لانے میں کامیاب رہی ہے۔

اس امید کے ساتھ کہ وقت ملنے پر اس بحث کے باقی پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالنے کے قابل ہو جائیں۔

مؤلف

www.ketab.ir